بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۴۹۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۲ ارشوال ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۷ تبوک ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۷ء	نمبر ۲۱۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑھ کر معرفت اور معارف الٰہیہ کے علوم دیئے گئے

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اوّل المسلمین قرار دیا

"قُل رَبِّ زِدنی علمًا یعنی اے میرے ربّ تُو مجھے اپنی عظمت اور معرفت شیون اور صفات کا کامل علم بخش! اور پھر دوسری جگہ فرمایا وبذالك امرت وانا اوّل المسلمین۔ ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم ہوُا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اوّل المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوُا کہ اَوروں کی نسبت علوم معرفتِ الٰہی میں اعلم ہیں یعنی علم ان کا معارفِ الٰہیہ کے بارہ میں سب سے بڑھ کر ہے اِس لئے ان کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اوّل المسلمین ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس زیادتِ علم کی طرف اس دوسری آیت میں بھی اشارہ ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے وعلمك مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیك عظیما یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے وہ علوم عطا کئے جو تُو خود بخود نہیں جان سکتا تھا اور فضلِ الٰہی سے فیضانِ الٰہی سب سے زیادہ تیرے پر ہوُا یعنی تُو معارفِ الٰہیہ اور اسرار اور علومِ ربّانی میں سب سے بڑھ گیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ معطر کیا۔ غرض علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقتِ اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے ۔ ۔ ۔ واضح ہو کہ قرآن کریم اس محاورہ سے بھرا پڑا ہے کہ دُنیا مرچکی تھی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر نئے سرے سے دُنیا کو زندہ کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔ یعنی اِس بات کو سُن رکھو کہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے پھر اس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں فرماتا ہے وایّدھم بروح منہ یعنی ان کو رُوح القدس کے ساتھ مدد دی اور رُوح القدس کی مدد یہ ہے کہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور رُوحانی موت سے نجات بخشتا ہے اور پاکیزہ قوتیں اور پاکیزہ حواس اور پاک علم عطا فرماتا ہے اور علومِ یقینیہ اور براہینِ قطعیہ سے خدا تعالیٰ کے مقامِ قُرب تک پہنچا دیتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ تبوک۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم مولوی نصر اللہ خان صاحب ناصر شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع جھنگ کی اہلیہ محترمہ کا ڈسٹرکٹ ہسپتال لائل پور میں اپریشن ہوُا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اِصلاح کا مؤثر ذریعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کوئی تقریر ایسی قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوی اثر اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ (یعنی قرآن کریم) ڈالتا آیا ہے۔ وہ بلاشبہ صفاتِ کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔"

(سُرمہ چشم آریہ)

مندرجہ بالا ارشادِ عالیہ کی روشنی میں اراکین انصار اللہ پر تین فرائض عائد ہوتے ہیں۔

۱۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم خود بھی با توجہ کرنے کو اپنا معمول بنائیں اور بچوں کو بھی اس پر کاربند کریں۔

۲۔ گھر میں تھوڑا بہت درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کریں اور اسے جاری رکھیں۔

۳۔ سہ ماہی امتحانوں کے لئے جو حصہ بطور نصاب مقرر کیا جائے اس کی توجہ سے تیاری کریں اور پورے ذوق و شوق سے امتحانوں میں شرکت کریں کہ یہ بھی روحانی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔

آئندہ امتحان ۴ نومبر کو ہوگا جس کیلئے پارہ ۱۳ کا نصف اوّل مقرر ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۷ تبوک ۱۳۵۶ ہش
۲۷ ستمبر ۱۹۷۷ء

دُنیا اور آخرت کی راحت حاصل کرنے کا محکم اصُول

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اس امر کو واضح فرمایا ہے کہ دنیا کی زندگی اور اس کے سامان بے حقیقت ہیں، آخرت کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے' اس لئے تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے حقیقی مومنوں کے لئے دنیوی مال و متاع اور یہاں کی آسائشوں کے مقابلہ میں آخرت کا ثواب بدرجہا زیادہ بہتر ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو بار بار ذہن نشین کراتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ج وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ قف
(النساء آیت ۷۸)

ترجمہ:۔ تو کہدے کہ دنیا کا فائدہ حقیر ہے اور جو تقویٰ اختیار کرے اس کے لئے پیچھے آنے والی زندگی بہتر ہے۔

(۲) وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ (الانعام آیت ۳۳)

ترجمہ:۔ اور ورلی زندگی کھیل اور مشغلہ کے سوا کچھ نہیں ہے اور جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے لئے پیچھے آنے والا گھر یقیناً بہتر ہے۔ پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

(۳) أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ○ (التوبہ آیت ۳۸)

ترجمہ:۔ کیا تم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پسند کرتے ہو؟ (اگر ایسا ہے تو یاد رکھو کہ) دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں ایک حقیر چیز ہے۔

یہ بتانے کے بعد کہ آخرت کا گھر دنیا اور اس کے سامانوں سے بدرجہا بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے دُنیوی اور اُخروی ہر دو قسم کے اجر و ثواب عطا ہونے کے متعلق ایک محکم اصول بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ دنیا کے طالب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیوی سامان عطا کر دیتا ہے لیکن آخرت میں ایسے لوگوں کا کوئی حصہ نہیں ہوتا اور وہ سخت خسارہ میں رہتے ہیں برخلاف اس کے جو لوگ دُنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس امر کے طالب ہوتے ہیں کہ وہ انہیں آخرت کے ثواب سے بہرہ وافر عطا فرمائے اللہ تعالیٰ انہیں آخرت کی نعماء سے تو نوازتا ہی ہے انہیں وہ دنیا کا اجر بھی دیتا ہے۔ اس طرح وہ دنیا اور آخرت دونوں میں خسارہ میں نہیں رہتے بلکہ بے انداز نفع کماتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِن نَّصِيبٍ ○ (الشوریٰ آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی (یعنی ایسے شخص کی) کھیتی کو اس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کو (اس دنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دیدیتے ہیں (یعنی دنیوی متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو لوگ صرف دنیا کے طلبگار ہوتے ہیں اور اُس سے دنیا کا مال و متاع مانگتے ہیں خدا انہیں یہ مال و متاع تو دے دیتا ہے لیکن آخرت کے انعامات میں سے اُن کے حصہ میں کچھ نہیں آتا کیونکہ وہ محض دنیا کے طالب ہونے کے باعث آخرت کے انعاموں سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ دُنیا اور اس کے عیش و آرام سے دل نہ لگانے کے باعث اللہ تعالیٰ سے آخرت کی فلاح کے طالب ہوتے ہیں انہیں وہ فلاحِ اُخروی کا وارث بنا دیتا ہے۔ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایسے لوگوں کو وہ دنیا میں کوئی بدلہ نہیں دیتا۔ اُس کا یہ نہ کہنا صاف اس امر پر دال ہے کہ جو لوگ فلاحِ اُخروی کے طالب ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ اُخروی نعماء کا وارث تو بناتا ہی ہے لیکن ساتھ ہی دنیوی حسنات سے بھی انہیں ضرور نوازتا ہے، یہ نہیں ہوتا کہ وہ دنیوی حسنات سے یکسر محروم رہیں۔ دنیا تو ہوتی ہی مزرعہ آخرت ہے اسی لئے فرمایا کہ وہ فلاحِ اُخروی کے طالب کی کھیتی کو بڑھاتا چلا جاتا ہے یعنی اس دنیا میں اسے ایسی حسنات عطا کرتا ہے کہ جو اسے حسنات آخرت کا وارث بنانے کا موجب بنتی ہیں۔ سو فلاحِ اُخروی کو اپنا مطمح نظر بنانے والے خواہ دنیوی فلاح طلب نہ بھی کریں تو بھی وہ انہیں از خود مل کر رہتی ہے اور یہ دنیوی فلاح اُن کے لئے موجب برکت و سعادت ہوتی ہے جبکہ محض دنیوی مال و متاع کے طالب کے لئے یہ مال و متاع مشکلات و مصائب اور رنج و تعب کا موجب بنے بغیر نہیں رہتا اور چونکہ اُخروی فلاح سے وہ پہلے ہی اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں اس لئے وہ کلی طور پر خسارہ میں رہتے ہیں۔

سو انسان کے لئے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ وہ دنیا کا طالب نہ ہو بلکہ اُخروی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنائے۔ اس کے نتیجہ میں دنیوی فلاح از خود اُسے میسر آجائے گی اور یہ دنیوی فلاح اس کے لئے برکت و سعادت کا موجب ہوگی۔ اس امر کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ کیا ہے کہ جو لوگ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اس کے لئے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں اُنہیں وہ فلاحِ اُخروی کا ہی وارث نہیں بناتا بلکہ دُنیوی فلاح سے بھی انہیں نوازتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے مغفرت اور فلاحِ اُخروی کو اپنا مطمح نظر بنایا اور جو اپنے قصوروں اور کوتاہیوں کی معافی طلب کرنے میں مشغول رہے فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○ فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ (آل عمران آیات ۱۴۸، ۱۴۹)

ترجمہ:۔ اور سوائے اس کے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا کہ اے ہمارے رب! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔ اس پر اللہ نے ان کو دنیا کا بدلہ بھی اور آخرت کا بہترین بدلہ بھی دیا اور اللہ نیکوکاروں سے محبت کرتا ہے۔

حق یہی ہے کہ جو لوگ محض فلاحِ اُخروی کو اپنا مطمح نظر بناتے ہیں اور اسی کے حصول میں کوشاں رہتے ہیں وہ آخرت کی فلاح کے ہی وارث قرار نہیں دیئے جاتے بلکہ دنیوی حسنات بھی انہیں عطا کی جاتی ہیں اور اس راہ سے آنے والی دنیوی حسنات موجب برکت و سعادت ہوتی ہیں، اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا سے دل نہ لگانے بلکہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنے اور آخرت کو اپنا مطمح نظر بنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"جو شخص رُو بدُنیا ہوتا ہے وہ تھوڑی دُور چل کر رہ جاتا ہے کیونکہ نامرادیاں اور ناکامیاں آخر آکر ہلاک کر دیتی ہیں لیکن جو شخص ساری قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ رُو بخدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی کے لئے اس کی سب حرکات و سکنات ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ دُنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار تو دنیا کا دیوانہ ہوتا ہے لیکن یہ رُو بخدا شخص جس کی دُنیا خادم کی جاتی ہے دُنیا اور اُس کی لذتوں میں کوئی لذت نہیں پاتا بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے کیونکہ وہ لُطف اور ذوق دُنیا کی طرف نہیں ہوتا بلکہ کسی اَور طرف ہو جاتا ہے۔

انسان جب اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالیٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہیں دُنیا بھی اس کے پاس آجاتی ہے مگر راحت کے طریق اَور ہو جاتے ہیں ..... یہی قانونِ قدرت ہے جب انسان دُنیا کی لذت چاہتا ہے وہ لذت اُسے نہیں ملتی لیکن جب خدا تعالیٰ میں فنا ہو کر دُنیا کی لذت کو چھوڑتا ہے اور اُس کی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی تو دنیا ملتی ہے مگر اس کی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے اور اس کو بھولنا نہیں چاہیئے۔ خدایابی کے ساتھ دُنیا یابی وابستہ ہے....."

پس جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاوے (باقی صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظامِ خلافت کی اہمیت

مکرم حافظ قاری محمد صدیق صاحب راشد مربی سلسلہ مقیم اوکاڑہ

تعلیماتِ قرآن پاک پر بااحسن طریق عمل پیرا ہونے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت یا آپ کے کسی امام کی معیت کا حاصل ہونا از حد ضروری ہے کیونکہ دونوں میں سے کسی ایک کے نہ ہونے کی صورت میں غایت درجہ کا اتحاد بین المسلمین قائم نہیں رہ سکتا اور جب اتحاد نہیں تو پھر وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ پر عمل کیسے؟ چنانچہ ارشاد باری ہے کہ:-

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝

(اٰلِ عمران: ع ۱۰)

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے۔ مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

مذکورہ آیت کریمہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ مسلمان پہلے اگر کامیاب ہوئے تو کامل اتحاد کے نتیجہ میں اور آئندہ اگر کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو باہمی تفرقات بالائے طاق رکھ کر کامل اتحاد کے نتیجہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

حبل اللہ سے مراد کتاب اللہ ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان پراگندگی کی صورت میں کتاب اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے۔ قرآن پاک میں چھ سو کے لگ بھگ احکام بیان ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل میں جانا اس وقت مناسب نہیں اس وقت یہ بتانا مقصود ہے کہ ان تمام احکام پر انسان اس وقت تک صحیح رنگ میں عمل پیرا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ایک قابل اطاعت امام کا متبع اور متحد جماعت کا فرد نہ ہو۔

ابتداء میں جو آیت بیان کی گئی ہے اس میں مسلمانوں کو اس نعمت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کے ذریعہ وہ متحد ہو کر احکام قرآنی پر عمل پیرا ہونے کے قابل ہوئے۔ چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! اس وقت کو یاد کرو جب تم آپس میں ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے۔ ابتدائے اسلام سے قبل باہمی عداوت اور عناد کا یہ عالم تھا کہ ایک بھائی اپنے سگے بھائی کا دشمن اور باپ بیٹا، بہن بھائی اور میاں بیوی میں ایک دوسرے کا سرے سے کوئی احترام نہیں تھا۔ عورت کے ساتھ زیادتی اور حق تلفی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرد سو سو بیویاں رکھتے ہیں لیکن کوئی عیب محسوس نہیں کرتا تھا اور اس دور جاہلیت میں جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی تو اس کے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جاتا اور وہ لوگوں سے چھپتا کہ لوگ مجھے لعن طعن کریں گے اور سوچتا کہ کیا وہ باوجود اس ذلت کے جو اسے پہنچی ہے۔ اس نومولود کو زندہ رہنے دے یا زندہ درگور کر دے۔

آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا ..... الخ میں نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہونے والی اسی الفت اور اخوت اور اتحاد کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے جس کے قیام سے قبل تمام عالم عرب کی حالت قرآن پاک میں ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیان ہوئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تم اس نعمت کو یاد کرو جس کے ذریعہ تم نے باہمی دشمنیاں ترک کر دیں اور تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور اللہ فرماتا ہے کہ اے مسلمانو اس نبی کی آمد سے قبل تم آگ کے کنارے پر کھڑے تھے پس اس نبیؐ نے آکر تمہیں اس آگ سے بچا لیا۔

اسلام سے قبل تمام عرب بات بات پر لڑتے جھگڑتے تھے۔ ذرا سی بات پر جنگ تک نوبت آ جاتی باہمی امن و سکون مفقود ہو چکا تھا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ احسان تھا کہ آپ نے تمام عرب کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے بھائی بھائی بنا دیا اور اس طرح دنیا میں امن و سکون کی فضا قائم کر دی اور ثابت کر دیا کہ دنیا میں اگر اتحاد کامل بندوں کے درمیان ممکن ہے تو انبیاءؑ کے ذریعے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ایک دفعہ پھر یوں محسوس ہونے لگا کہ اب مسلمان متحد نہیں رہیں گے اور اسلام ختم ہو جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ ..... الخ کے مطابق مسلمانوں میں نظام خلافت قائم کر دیا جو فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا کا دوسرا حصہ تھا مسلمان نظام خلافت کے ذریعہ ایک بار پھر متحد ہو گئے اور اسلام کا غلبہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"پس جو آخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

(الوصیت ص)

آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا ..... الخ میں یہی بتایا گیا ہے کہ اے مسلمانو! تم اس وقت تک اسلام کے احکام پر صحیح رنگ میں عمل پیرا نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم باہم متحد نہ ہو جاؤ اور تم باہم متحد نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم میں نظام خلافت قائم نہ ہو گویا قرآن پاک کا آج تمام دنیا میں یہ اعلان ہے کہ صحیح اسلامی نظام دراصل اسلام کا نظام خلافت ہی ہے اور نظام خلافت کے قیام کا وعدہ قرآن پاک میں صرف اعمال صالحہ بجا لانے کی صلاحیت رکھنے والے مومنوں سے ہے۔ اور آج تمام دنیا میں صرف اور صرف ایک ہی جماعت ایسی ہے جس میں خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق نظام خلافت موجود ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔

جماعت احمدیہ خلافت کی برکت سے تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ تمام عالم اسلام کی مجموعی کوششوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ادا کر رہی ہے۔ آج اگر افریقہ کے جنگلوں میں اسلام کی تبلیغ کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ آج اگر دنیا میں لوگوں کی بھلائی، خیرخواہی اور بہبودی کے لئے کوئی جماعت متحد ہو کر کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے، جماعت احمدیہ کو ہی اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے رہا ہے کہ یہ چھوٹی سی جماعت تمام دنیا میں اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے سرگرم عمل ہے۔ خلافت کی برکت سے جماعت میں اسلام کی ترقی اور عظیم الشان غلبہ کے لئے مختلف تحریکات جاری ہیں۔ وقف جدید، تحریک جدید، اور غلبہ اسلام صد سالہ منصوبہ ایسی عظیم الشان تحریکات ہیں جن کے ذریعہ مخلصین جماعت بے دریغ مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور اس جہاد کبیر میں شامل ہیں جو آج تمام عالم میں جماعت احمدیہ کی طرف سے لڑا جا رہا ہے۔ آج تمام کرۂ ارض پر صرف اور صرف احمدی ہی ہیں جنہیں یہ اطمینان حاصل ہے کہ وہ اسلام کے تمام احکام پر عمل پیرا ہیں اور ان میں صحیح اسلامی نظام قائم ہے۔

محترم حکیم محمد ابراہیم صاحب (سابق مبلغ مشرقی افریقہ) کا ذکر خیر

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

میرے عزیز بھائی اور ساتھی مبلغ اسلام محترم حکیم محمد ابراہیم صاحب کے متعلق ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ انگلستان میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کی اگرچہ بہت بڑی عمر نہ تھی لیکن وہ عرصہ سے ذیابیطس کے بیمار تھے اور اس بیماری میں جس قدر احتیاط کی ضرورت ہے وہ اپنے کام کاج کی مصروفیات میں اس طرف سے بے نیاز تھے۔ انگلستان میں تبلیغ کے کام سے ریٹائر ہونے کے بعد گزشتہ دو سال سے مقیم تھے۔ علاج معالجہ کے لئے کوشاں رہے۔ مگر بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور وہ اپنے مولائے حقیقی کے پاس جا پہنچے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی دینی و تبلیغی خدمات کی جن میں سے بعض کا مختصر تذکرہ خاکسار ذیل میں کر رہا ہے قبول فرمائے اور انہیں احسن جزا عطا کرے۔

مرحوم حکیم صاحب تبلیغی ٹریننگ سے فارغ ہونے کے بعد ۱۹۴۷ء میں مبلغین اسلام کا جو وفد مشرقی افریقہ گیا ان میں شامل تھے۔ یہ وفد خاکسار کی درخواست پر علاقہ کی وسعت اور کام کے پھیلاؤ کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر گیا تھا۔ اور سیدھا ٹانگانیکا آیا۔ خاکسار ان دنوں نیروبی میں مقیم تھا۔ مسجد اور مشن ہاؤس بفضل خدا تعمیر ہو چکے تھے۔ حکیم صاحب مرحوم اور باقی وفد کے مبلغین نے مل کر علاقہ کی زبان اور حالات کے مطابق ضروری ٹریننگ حاصل کی۔ حکیم صاحب مرحوم سادہ طبیعت تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں جرأت۔ ہمت اور بات کرنے کا عمدہ طریق اپنے فضل سے عنایت کیا تھا۔ ضرورت کے مطابق سواحیلی زبان سیکھی اور اپنی طبیعت اور افتاد کے مطابق بولنے میں کبھی جھجک محسوس نہ کی۔ اپنے مقصد اور مطلب کو بڑی خوبی سے ادا کر دیتے اور تبلیغ موثر طور پر کرنے میں کامیاب رہتے۔

کچھ عرصہ بعد انہیں ٹانگانیکا کے اہم مقام موروگورو میں مقرر کیا گیا۔ میلوں پیدل سفر کرتے (ان دنوں زیادہ تر سائیکل میسر نہ تھے) سواحیلی کا لٹریچر تقسیم کرتے افریقن گھروں میں جاتے اور اللہ تعالیٰ نے طب سے بھی آگاہی بخشی تھی۔ ایشین میں یونانی دوائیوں کا چرچا کرتے اور ان کا علاج بھی کرتے۔ خدا تعالیٰ شفا بھی دیتا۔ بعض بڑے بڑے مذہبی لیڈران اور سرکردہ لوگوں کا علاج بھی کیا جس کے نتیجہ میں ان کا اثر عوام کے علاوہ خواص میں بھی تھا۔ اور اپنی بے باکی۔ محنت اور جرأت اور مخلصانہ گفتگو سے زیر تبلیغ افراد کو متاثر کرتے۔

موروگورو کا ہی ایک واقعہ ہے جو اکثر ان کے ذکر میں یاد آ جاتا ہے۔ یہاں رومن کیتھولک کا بہت بڑا چرچ سکول اور مذہبی و تبلیغی تعلیم کا مرکز ہے۔ ایک دفعہ حکیم صاحب مرحوم ان کے علاقہ میں چلے گئے اور ابطال عیسائیت اور اسلام کی حقانیت کے متعلق پمفلٹ تقسیم کئے۔ واپس ان کے علاقے سے جب آ رہے تھے تو چند افریقن عیسائیوں نے پیچھے سے آ کر ان کو پکڑ لیا اور زدوکوب کی۔ پگڑی دور جا گری۔ بڑے صبر۔ بڑے تحمل سے اس ساری تلخی کو برداشت کی۔ آخر وہی شرمندہ ہوئے اور بھی کئی مواقع پر حکیم صاحب کو مشرقی افریقہ میں کئی قسم کی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا لیکن تبلیغ کا کام جاری رکھا۔ اور کبھی ان باتوں اور تکلیفوں کا اشتہار نہ دیتے۔

ٹانگا شہر میں جو ٹانگانیکا کی ایک بندرگاہ ہے اور جہاں بفضل خدا ایک مسجد اور مشن ہاؤس بھی ہے لمبا عرصہ حکیم صاحب مرحوم نے تبلیغ کا کام کیا۔ اور اردگرد کے علاقہ میں تبلیغ کی۔ سواحیلی لٹریچر۔ سواحیلی ترجمۃ القرآن کی تقسیم کا بڑا جانفشانی سے کام لیا۔ محترم چوہدری عنایت احمد صاحب ایاز مرحوم ٹانگا میں تھے اور فدائی احمدی تھے بعض دوسرے ایشین احمدی بھی تھے ان کے ساتھ مل کر اور باہمی تعاون سے تبلیغ کے کام کو خوب فروغ دیا۔ ٹانگا میں حکیم صاحب مرحوم نے ایک احمدیہ لائبریری بھی اپنے زمانہ میں قائم کی۔ جس کا نام "مبارک لائبریری" رکھا۔ محترم ایاز صاحب اور دوسرے احمدیوں نے اور بعض دوسرے ذرائع سے اس میں بہت سی کتب مہیا کی گئیں۔

سواحیلی ترجمۃ القرآن کے فنڈز کے سلسلہ میں خاکسار جب ٹانگا پہنچا اور اپنے بعض غیر از جماعت دوستوں سے جو اس علاقہ کے مشہور صنعت کار اور رئیس بھی تھے۔ ملاقات کے دوران حکیم صاحب مرحوم و مغفور خاکسار کے ساتھ شامل رہے اور بفضل خدا اشاعت قرآن کریم سے قبل بہت بڑی معقول رقم یہاں سے اکٹھی ہوئی۔

پھر قرآن کریم کے ترجمہ کے سواحیلی زبان میں چھپنے پر اس کی اشاعت میں اور فروخت میں بھی حکیم صاحب نے بہت دوڑ دھوپ کی اور مقبول و کامیاب محنت کی۔ حکیم صاحب مرحوم ٹانگانیکا سے پھر پاکستان واپس آئے تو یوگنڈا کے بہت بڑے کالج جو اب میکریرے یونیورسٹی بن گیا ہے۔ کے پروفیسروں سے۔ طالب علموں سے۔ چیفس سے مقامی افریقن حکومت کے وزراء سے بے دھڑک ملتے اور تبلیغ کرتے اور انہیں متاثر کرتے۔

جب بڑی مشکل کے بعد کمپالہ میں مسجد کی زمین حاصل ہوئی تو مقامی جماعت نے خاکسار سے اصرار کیا کہ آپ اس کی بنیادیں بھروا دیں پھر باقی کام ہم خود کرنے کی کوشش کریں گے۔ حکیم صاحب مرحوم اور خاکسار نے نقشہ کے مطابق پلاٹ کو صاف کیا۔ بنیادوں کے نشانات لگائے اور افریقن مزدوروں کو ساتھ لے کر کھدائی کا کام شروع کیا۔ اس سارے مرحلہ میں چھوٹے سے چھوٹا کام بھی محترم حکیم صاحب نے خاکسار کے ساتھ مل کر مخلصانہ انداز میں کیا۔ بنیاد رکھی گئی۔ اور بنیادیں کچھ عرصہ بعد تعمیر ہو گئیں۔ باقی کا سارا کام جماعت کے ساتھ مل کر حکیم صاحب مرحوم کرتے رہے مسجد کی لاگت کے ضروری فنڈز کے لئے یوگنڈا کے علاقہ کے علاوہ کانگو کا دورہ بھی کیا۔

خاکسار کی واپسی سے قبل مسجد کی عمارت کا ایک حصہ تعمیر ہو چکا تھا۔ لیکن تعمیر کی تکمیل بعد میں ہوئی۔ جس میں حکیم صاحب مصروف رہے اور پھر بفضل خدا وہ وقت آیا۔ جب اس مسجد کا افتتاح محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جماعت کی درخواست پر کیا۔ اس موقع پر حکیم صاحب نے "صوت الاسلام" یوگنڈا زبان کے اخبار کا جسے خاکسار کے زمانہ میں شروع کیا گیا تھا۔ بعد میں کبھی کبھی چھپتا رہا خاص نمبر شائع کیا اور اپنی ہمت سے ضخیم پرچہ آرٹ پیپر پر اشتہارات وغیرہ حاصل کر کے شائع کیا جس میں جماعتی مساعی اور تبلیغی خدمات اور مختلف مساجد کے مناظر اور محترم چوہدری صاحب بین الاقوامی مساعی کا ذکر تھا۔ حکیم صاحب میں ذرائع کے پیدا کرنے میں بڑی ہمت تھی اور کام کرتے تھے۔ یہ خوبی بڑی محمود تھی۔ ان کے کاموں کی تکمیل میں۔ اور بھی بعض مواقع پر اس اخبار کے خاص نمبر اپنی ہمت سے وہ شائع کرتے رہے۔ اور غالباً ان کی ہی کوشش سے یہ کام ہوتا۔

یوگنڈا کے افریقن میں بہت مقبول تھے۔ ان کی تہذیب اور ان کے انداز پر گفتگو کرنا ان کی کامیابی کا ضامن ہوتا تھا۔

یوگنڈا کے مختلف حصوں میں انہوں نے کام کیا۔ جماعتیں بھی قائم ہوئیں اور ان میں بفضل خدا اخلاص بھی تھا۔

محترم حکیم صاحب مرحوم کی تبلیغی لگن کا یہ حال تھا کہ امریکہ کے مشہور رسالہ لائف نے کئی سال ہوئے کہ اسلام پر ایک خصوصی پرچہ شائع کیا۔ جس میں اسلام کی تبلیغ خود دنیا کے مختلف حصوں میں ہو رہی ہے اس کا تذکرہ تھا۔ مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں علاوہ اور باتوں کے محترم حکیم صاحب کا ایک افریقن گاؤں میں ایک افریقن گھر میں زمین پر ہی بیٹھ کر تبلیغ کرنے کا نظارہ تصویری زبان میں دکھایا۔ بین الاقوامی شہرت کے اس رسالہ میں اس طرح حکیم صاحب مرحوم کا تذکرہ کر کے ان کی درویشانہ تبلیغی انداز کا اعتراف کیا۔

مرحوم کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ خاکسار کے ساتھ انہوں نے مشرقی افریقہ میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۲ء تک کام کیا۔ بڑی وفاداری۔ اخلاص اور تندہی کے ساتھ اسلام کی خدمت اور تبلیغ کے فریضہ کو بجا لائے۔ اور سلسلہ کے نظام اور خلافت حقہ راشدہ کے خدمت گزار اور فدائی رہے۔

مشرقی افریقہ سے واپس آنے کے بعد پاکستان میں کچھ عرصہ رہے۔ بعض پولیس کا آفیسر بھی اپنی جرأت و ہمت سے کر لیا کرتے تھے۔ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۲۸۹

میں زاہدہ سلام بنت عبدالسلام صاحب اعوان قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

گھڑی مالیتی ۱۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ زاہدہ سلام ۱۲/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ
گواہ شد۔ مظفر احمد اعوان برادر موصیہ
گواہ شد۔ کرامت اللہ خادم مربی سلسلہ احمدیہ

مسل نمبر ۲۳۲۹۰

میں خورشید بیگم زوجہ امیر احمد صاحب قوم جٹ ونیس پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۳۲/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت خرچ خوراک ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ خورشید بیگم حلقہ مسجد مبارک ربوہ
گواہ شد۔ ملک محمد خان کارکن حفاظت خاص ربوہ۔
گواہ شد۔ امیر احمد حلقہ مسجد مبارک ربوہ۔ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۳۲۹۱

میں نعیم احمد طاہر ولد ملک عزیز احمد صاحب قوم جنجانی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

پلاٹ ۱۰ مرلہ مالیتی ۳۰۰۰/- روپے
(واقع دارالعلوم)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد نعیم احمد طاہر کارکن بیت المال آمد ربوہ۔
گواہ شد۔ مبارک احمد شاد کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ۔
گواہ شد۔ ملک محمد اسحٰق کارکن فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

اور دنیا اور آخرت کی راحت اُسے مل جاوے وہ یہ راہ اختیار کرے اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے اور اَور راہیں اختیار کرتا ہے تو پھر ٹکریں مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

عشرہ وصولی اور مجالس خدام الاحمدیہ

مجالس خدام الاحمدیہ کا مالی سال قریب الاختتام ہے لہٰذا مجالس یکم تا دس اخاء (اکتوبر) عشرہ وصولی منائیں اور تمام بقایا جات ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ سالانہ اجتماع قریب آ رہا ہے۔ چندہ سالانہ اجتماع کی سو فیصد ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔
(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد رمضان صاحب رحمت بازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حاجی فضل محمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۲/۱۹ واقع محلہ دارالرحمت والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں انہیں پلاٹ مذکورہ بالا مکرم محمد یحییٰ صاحب پسر مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) محمد صدیق صاحب (۲) محمد شریف صاحب پسران مرحوم (۳) عمر بی بی صاحبہ (۴) فضل بی بی صاحبہ (۵) سکینہ بی بی صاحبہ (۶) سلمیٰ بی بی صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۲/۱۹ محمد یحییٰ صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔
(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب آف ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ ایک لمبے عرصہ سے بلڈ پریشر اور فالج کے اثر سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب جماعت سے ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد جمال انسپکٹر بیت المال)

محترم حکیم محمد ابراہیم صاحب کا ذکر خیر

(بقیہ صفحہ ۴)

ایک دفعہ ایسی ہی پریس کانفرنس لائلپور میں کی۔ لائلپور، لاہور اور کراچی کے بعض اخبارات میں خوب چرچا ہوا کہ انجام کار احمدیت کو ہی کامیابی ہوگی اور اسلام کا غلبہ اسی جماعت کے ذریعہ مقدر ہے۔ اُن کے اس قسم کے بعض کاموں کو دیکھ کر لوگ انہیں جنونی بھی کہہ دیا کرتے مگر اس جنون پر قربان ہونے کو دل چاہتا ہے جس پر اسلام و احمدیت کا نام روشن کرنے کی انہیں طاقت نصیب ہوتی۔

مرحوم کی اہلیہ ان کی زندگی میں فوت ہو گئی تھیں۔ مرحوم و مغفور کا ایک ہی بیٹا عزیز ہارون احمد ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے برکت والی عمر دے۔ پہلے وہ جرمنی میں تھا اور اب انگلستان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور ان کے دیگر عزیزوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مقامات میں جگہ دے اور ہمارے اس عزیز بھائی اور خادم دین ساتھی کو اپنی رضا نصیب کرے اور مغفرت سے نوازے۔

آمین

قائدین کرام امسال خدمت کی وصولی کے لئے جدوجہد فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغ امریکہ میں اشاعتِ اسلام کے دینی جہاد میں سرگرمِ عمل ہیں

مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم مدیر "پیسہ اخبار" کا اعلانِ حق

مسلم امریکہ کا اسلامی تخیل عہدِ حاضر میں سب سے قبل حضرت بانی جماعتِ احمدیہ علیہ السلام نے پیش فرمایا اور اس تخیل کی عملی تشکیل کا آغاز ۸۷-۱۸۸۶ء میں ہوا جبکہ آپ کی دعوت نشان نمائی کی بازگشت امریکہ میں سنائی دی اور امریکہ کا پہلا نومسلم مسٹر الیگزنڈر رسل وب ایڈیٹر ڈیلی گزٹ (THE DAILY GAZETTE) آپ کے تبلیغی خطوط سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

فروری ۱۹۲۰ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ہاتھوں امریکہ میں پہلا احمدیہ مسلم مشن قائم ہوا اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے پیشگوئی فرمائی کہ:-

"ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔"

(الفضل ۱۵ر اپریل ۱۹۲۰ء صہ ۱۲)

حضرت مفتی صاحبؓ کو تبلیغی میدان میں شاندار فتوحاتِ اسلامی نصیب ہوئیں۔ آپ ۴ر دسمبر ۱۹۲۳ء کو قادیان تشریف لے آئے اور حضرت مولوی محمد الدین صاحب (حال صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان) نے مشن کا چارج سنبھالا اور شکاگو کو مرکز بنا کر امریکہ میں اسلام کا نور پھیلانا شروع کیا۔

مدیر پیسہ اخبار لاہور مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم کے درج ذیل دو ادارتی نوٹ نصف صدی پیشتر کے اسی زمانہ کی یادگار ہیں اور اس حقیقت کا واضح لفظوں میں اعلان کر رہے ہیں کہ احمدیت کے ایثار پیشہ مجاہد و مبلغ نہایت سرفروشی کے ساتھ اشاعتِ اسلام کے دینی جہاد میں سرگرمِ عمل ہیں ؎

ہے اکیلا کفر سے زور آزما ٭ احمدی کی رُوحِ ایمانی تو دیکھ

"امریکہ میں اشاعتِ اسلام"

"مفتی محمد صادق صاحب نے جو تین سال تک انگلستان میں اور چار سال تک امریکہ میں قادیانی احمدیہ تحریک کی طرف سے بطور "مبلغ اسلام" کام کرتے رہے ہیں اور حال ہی میں سات سال کی دینی خدمات کے بعد اپنے وطن میں واپس تشریف لائے ہیں انہوں نے پچھلے ہفتہ میں حبیبیہ ہال (اسلامیہ کالج لاہور) میں زیرِ صدارت خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب اپنے "تجرباتِ امریکہ" پر ایک دلچسپ لیکچر دیا۔ آپ نے اپنی کامیابی کے بواعث بتلائے اور بتلایا کہ میری تبلیغ سے ایک ہزار سے زائد امریکن مسلمان ہو چکے ہیں اور وہاں اس وقت تین مساجد ہیں جو شعائرِ اسلام کو بطیب خاطر ادا کرتے ہیں۔ آپ نے اخیر میں یہ بھی کہا کہ اس ملک میں محنت سے تبلیغِ اسلام کا کام کرنیوالوں کی بڑی ضرورت ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانانِ ہند اپنے ملک میں شدھی کے حملوں کا کماحقہ جواب نہیں دے سکے اور آپس میں فروعات پر جھگڑتے ہیں بلکہ ان کی آنکھوں کے سامنے باغِ اسلام برباد ہو رہا ہے۔ گو ہمیں مفتی صاحب کے احمدی عقائد سے اتفاق نہیں لیکن ہم ان کی مساعی جمیلہ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جبکہ اہم معاملات میں برٹش پارلیمنٹ میں پارٹی کی حدود توڑ کر اتحاد سے کام کیا جاتا ہے تو اس وقت جبکہ دینِ اسلام خطرہ میں ہے تمام مسلمانوں سُنّی، شیعہ، حنفی، وہابی، احمدی وغیرہ کو مل کر محض اعلائے کلمۂ حق کے لئے کام کرنا چاہیئے اور اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے جانیں لڑا دینی چاہئیں۔ گو ہندوستان میں ارتداد کے کام کی روک تھام بڑا کام ہے تاہم جو کم ہندوستان سے باہر ایسے دینی جہاد کے لئے جاتے ہیں ان سے بھی ہمیں دلی ہمدردی ہے۔"

(اداریہ پیسہ اخبار ۶ر مارچ ۱۹۲۴ء صہ ۷)

"امریکہ میں اشاعتِ اسلام کے لئے بلاوا"

"مولوی محمد دین صاحب بی اے جو شکاگو (امریکہ) میں احمدی مشنری ہیں انہوں نے اخبارات میں ایک چٹھی چھپوائی ہے کہ ہندوستان کی اسلامی انجمنیں امریکہ میں تبلیغِ اسلام کے لئے مشنری بھیجیں یا میرِ دست ایسے طلباء بھیجیں جو یہاں تعلیم حاصل کریں اور ولولۂ تبلیغ دل میں رکھتے ہوں تاکہ اس کے بعد تبلیغ کا کام شروع کر دیں۔ یہاں ڈیڑھ کروڑ حبشی لوگ ہیں جو ان افریقن حبشیوں کی اولاد ہیں کہ جنہیں غلام بنا کر یہاں لایا گیا تھا اور بعدہٗ آزاد کر دئے گئے تھے۔ ان سے گورے لوگ جو بدسلوکی کرتے ہیں اس وجہ سے وہ مذہب (عیسائیت) سے بھی بیزار ہیں۔ علاوہ ازیں گورے لوگوں میں بھی بہت لوگ اسلام ایسے عملی مذہب کی طرف مائل ہیں اور عیسائیت کو چھوڑ کر یہ لوگ صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں۔ مسلمانانِ ہندوستان میں افسوس ہے کہ احمدیوں کی طرح آرگنی زیشن (نظام) قائم نہیں ورنہ مولوی محمد دین صاحب نے جو نہایت عمدہ مشورہ دیا ہے اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے اور ایسی انجمنوں کی سخت ضرورت ہے جیسے احمدیوں کے دونوں بڑے فرقوں کی انجمنیں ہیں جو ہندوستان کے اندر کام کرنے کے علاوہ ہندوستان سے باہر بھی اشاعتِ اسلام کا قابلِ تعریف کام کر رہی ہیں۔"

(پیسہ اخبار ۲۷ر مارچ ۱۹۲۴ء صہ ۹)

(دوست محمد شاہد)

تقریبِ شادی

مورخہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۷۷ء بروز سوموار مکرم رانا محمد یوسف صاحب (ابن مکرم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان) نے اپنے بیٹے رانا محمد زکریا صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام اپنے مکان واقع محلہ دارالبرکات ربوہ میں کیا جس میں متعدد بزرگوں اور دوستوں نے شرکت کی۔ ان کے نکاح کا اعلان ۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد اسلم صاحب پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ قصور کے ساتھ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں کیا تھا۔ ۱۸ر ستمبر ۱۹۷۷ء کو تقریبِ شادی عمل میں آئی۔ دُلہا اور دلہن دونوں محترم خواجہ محمد شریف صاحب آف گوجرانوالہ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے نواسہ، نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

ملتان کی جدید ترین ڈرائی کلیننگ
جینکو ڈرائی کلینرز (رجسٹرڈ)
چوک نواں شہر ملتان۔ فون ۳۸۸۳ء

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ر ستمبر کو ختم ہو رہا ہے اس لئے تمام لجنات چندہ ممبری لجنہ، چندہ سالانہ اجتماع، چندہ ناصرات الاحمدیہ کے بقایاجات ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔

۲۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ شوریٰ بھی منعقد ہو گی اس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی ترقی کے لئے ۴، ۵ر اکتوبر تک تجاویز بھجوا کر ممنون فرماویں۔

۳۔ سالانہ رپورٹ کی دو کاپیاں بھجوائیں تاکید ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴